ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.1(2024)
(January to March)

علم اللسان اور فرہنگِ ہوبسن جوبسن: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

A critical and analytical study of philological way of research in glossary of Hobson Jobson

ڈاکٹر ماریہ ترمذی
ٹیچنگ اینڈ ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

Dr.Maria Termezi
Teaching and Research Associate,Department of Urdu, International Islamic University, Islamabad
maria.termezi@iiu.edu.pk

Abstract:
Glossary of Hobson Jobson was written by Sir Henry Yule and Arthur Coke Burnell and first published from London in 1886.Glossary has almost 2456 entries of Anglo-Indian words and phrases. Almost all of its entries have etymological notes. Etymology is the study of the origin of words and the way in which their meanings have changed throughout history. Philology is one of the etymological ways used in this glossary. Philology is the study of language in oral and written historical sources. There is no such book in Urdu which presents many texts as this glossary quotes different text with order. Authors pay great attention to the research and collected enough examples to support the use of word in specific time. His evidences helps reader to understand the reasons of continuous changes occurred in words and their meanings. Glossary research methodology is also appreciate able as authors make sure to write complete reference of every quotation.

Keywords: Hobson jobson, etymology, philology, Henry Yule, words origin, historical texts, literature, research

انیسویں صدی میں مستشرقین نے ہندوستانی زبانوں کی کتب لغت و قواعد مرتب کیں۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن تقریباً انیسویں صدی کے اختتام پر اس وقت تالیف ہوئی جب بیشتر کتب لغت تالیف ہو چکی تھیں مگر اس کے باوجود اپنی تحریر کے محرک سے متن تک یہ ممیز خصوصیات کی حامل ہے۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن سر ہنری یول اور ارتھر کوک برنل کی تقریباً ۱۴ برس کی محنت کا ثمر ہے۔ ان دونوں مصنفین کی صرف ایک ملاقات ہوئی جو انڈیا آفس لائبریری لندن میں ہوئی تھی۔ جہاں دونوں کے مابین اس موضوع پر مشترکہ دلچسپی پر تبادلہ خیال ہوا۔ مشترکہ دلچسپی پر گفتگو کے پیش نظر دونوں کے مابین خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو اے سی برنل کے ہندوستان لوٹنے کے بعد بھی جاری رہا۔ یوں ان دونوں مصنفین کے مابین خط و کتابت ہی کے ذریعے اس فرہنگ نے جنم لیا۔ فرہنگ کی تیاری میں مواد کی فراہمی کا کلیدی کام اے۔ سی۔ برنل صاحب نے کیا۔ جب کہ فرہنگ کا بنیادی متن ہنری یول کا تحریر کردہ ہے۔(۱)

اشتقاقی معلومات کی فراہمی فرہنگ کا امتیازی وصف ہے۔ اشتقاقیات سے مراد کسی لفظ کی املا، تلفظ اور معنی میں وقت کے ساتھ آنے والی تبدیلیوں کا جائزہ لینا ہے، نیز لفظ کی پہلی مستعمل صورت کو تلاش کرنا بھی اسی کے ذیل میں آتا ہے۔ الفاظ کی تاریخ اور

ان کی اصل کا مطالعہ کرنے کے لیے ماہر لسانیات نے مختلف طریقۂ کار وضع کیے ہیں۔ عموماً ماہرین چار طریقوں کی جانب رہنمائی کرتے ہیں، علم اللسان (Philology)، بولیاتی طریقہ کار (Dialectology)، تقابلی طریقہ کار (Comparative Method)، معنیاتی تبدیلی کا طریقہ کار (Semantic Change)۔ فرہنگِ ہوبسن جو بسن میں ان سب طریقوں کو برتتے ہوئے الفاظ کی تاریخ کا کھوج لگایا گیا ہے۔ اس مقالے میں فرہنگ میں برتے گئے علم اللسان کے طریقے کا جائزہ لیا جائے گا۔ علم الاشتقاق کے طریقے علم اللسان میں لفظ کے معنی اور شکل میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کا سراغ ماضی میں لکھے گئے متون کی مدد سے لگایا جاتا ہے۔ علم الاشتقاق کے اس طریقۂ کار کی وضاحت تاریخی اور تقابلی لسانیات کی ذیل میں ملتی ہے۔ ویبسٹر ڈکشنری میں لسانیات کے حوالے سے اس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

> The study of human speech especially as the vehicle of literature and as an field of study that shed light on the cultural history.(۲)

یعنی انسانی گفتگو کا ادب کے ذریعے کے طور پر کیا گیا مطالعہ یا ایک ایسا مطالعہ جو کلچر کی تاریخ پر روشنی ڈالے۔ ورلڈ ہسٹری انسائیکلوپیڈیا میں Philology کی اصطلاح کو دو یونانی الاصل الفاظ سے ماخوذ بتایا گیا ہے، جن کا انگریزی متبادل love اور reason ہے یوں علم اللسان کے لغوی معنی لفظوں سے محبت کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد ادبی متون میں زبان کا مطالعہ ہے۔ یوں یہ تاریخ، لسانیات اور ادبی تحقیقات سے متشکل ایک علم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ علم اللسان کا تعلق کلاسیکی یونانی اور لاطینی زبانوں سے ہے، جن میں اسے Philologia کہا جاتا تھا۔(۳)

۱۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن اور علم اللسان:

علم اللسان سے مراد زبان کے بارے میں متون سے مربوط معلومات حاصل کرنا ہے۔ اس کا ایک مقصد زبان کے تاریخی ارتقا کی پیش کش بھی ہوتا ہے۔ تحریری دستاویزات علم اللسان کے مطالعے کے لیے باوثوق اور قابل قدر ماخذ ہیں۔(۴) ماضی میں لکھی گئی متنوع موضوعات کی کتب اور رسائل کے مطالعے سے ان میں موجود الفاظ کی صورت اور معنی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن الفاظ کے معانی اور تاریخ پر بحث کرتے ہوئے علم اللسان سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اسی طریقہ کے باعث لفظ پر کی جانے والی بحث مدلل ثبوتوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ مصنفین نے فرہنگ کے تقریباً ہر اندراج پر اس سے متعلقہ تفصیل تحریر کرنے کے بعد مندرجہ لفظ کے استعمال کو بطور مثال پیش کرنے کے لیے مختلف متون سے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ کچھ الفاظ کے ذیل میں چند ایک اقتباسات درج کیے گئے ہیں مگر اکثر و بیشتر نقل کیے گئے اقتباسات کی تعداد کم و بیش دس کے قریب ہے۔ بعض مندرجات کے ذیل میں تیس تک اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔ ان اقتباسات سے مختلف علاقوں میں ایک لفظ کے ایک وقت میں استعمال کا فرق بھی واضح ہوتا ہے نیز کسی لفظ میں مختلف ادوار میں آنے والی تبدیلیوں کا احوال بھی معلوم ہوتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یول نے مندرجات کی وضاحت تفصیلی انداز میں تحریر کی ہے جس میں جابجا دیگر ماہرین لسانیات کے ساتھ ساتھ اپنی رائے بھی نقل کی ہے۔ ان اقتباسات کے درج کیے جانے سے یول کی رائے پر قیاس کا گمان نہیں ہوتا بلکہ ان کی تحقیق و تفتیش پر مہر ثبت ہوتی ہے۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں علم اللسان کے استعمال کی مثالوں کی درجہ بندی کی جائے تو درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

۲۔۱۔ متنوع متون:

عموماً اردو لغات میں جہاں کہیں لفظ کے استعمال کی مثال دینا مقصود ہو مؤلفین لغت اس مثال کو ادب سے تحریر کرتے ہیں مگر ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے کورپس پر بحث کرتے ہوئے اپنے ایک مضمون میں یہ نکتہ پیش کیا ہے "کہ لغت میں پیش کی جانے والی سند کو صرف ادبی ماخذات تک محدود نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ سند دیگر متون سے بھی پیش کی جا سکتی ہے۔(۵)" فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں پہلے سے اس نکتے کا عملی اطلاق نظر آتا ہے۔(۶) یہاں ادبی ماخذات کے ساتھ ساتھ دیگر مختلف نوعیت کے متن بھی مثال کے طور پر نقل کیے گئے۔ انھیں بھی لفظ کی تاریخ کے مطالعے میں استعمال کیا گیا ہے۔ علم اللسان کے ماہرین بھی اس نکتے سے متفق ہیں کہ دلائل کے لیے، شاعری، تراجم، تبصروں یہاں تک کہ نقل حرفی کے ذریعے حاصل کیے گئے دوسرے متون سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔۷ فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں مندرجہ ذیل نوعیت کے متون سے استفادہ کیا گیا ہے۔(۷)

۱۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں نقل کیے گئے متون میں سفر نامے شامل ہیں۔ ابن بطوطہ کا سفر نامہ فرہنگ میں بار بار نقل کیے گئے متون میں سے ہے۔ اس کے علاوہ جارج فاسٹر (George Foster) کے سفر نامے Journey from Bengal to England کے اقتباسات بھی فرہنگ میں شامل ہے۔ اس سفر نامے کا اقتباس چنار (CHEENAR) کے ذیل میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

> This tree, which in most parts of Asia is called the Chinaur, grows to the size of an oak and has a taper straight trunk, with a silver coloured bark, and its leaf…..(۸)

ابن بطوطہ کے سفر نامے سے مختلف اقتباسات کولمبو(۹)(COLOMBO) ، کمار (۱۰)(COMAR) ، قطب (۱۱)(COOTUB)، کورُمنڈل(۱۲)(COROMANDEL) ، کوڑی۱۳(۱۳)(COWRY) ، دلی(۱۴) (DELHI)،ڈولی(۱۵)(DOOLIE) ، دینار(۱۶)(DINAR)، دہائی(۱۷)(DWYE) ، گوگو (۱۸)(GOGO) ، غرب(۱۹)(GRAB) ، ہندوستان(۲۰)(HINDOSTAN) ، جاوا(۲۱)(JAWA) ، جیک (۲۲)(JACK) جنک (۲۳) (JUNK)، کریتہ(۲۴)(KAREETA) ، مکاریو(۲۵)(MACAREO) ، مہاچین(۲۶)(MAHCHEEN) ، مالدیپ(۲۷)(MALDIVES) ، مور مورش(۲۸) (MOOR, MOORISH) ، نگارس کیپ(۲۹) (NEGARIS CAPE)، راجہ(۳۰) (RAJA) ، رومی(۳۱) (ROOMEE)، سمبوک (۳۲)(SAMBOOK) ،شیریں باف(۳۳) (SHIREENBAF) سمیت دیگر کئی مندرجات کے تحت نقل کیے گئے ہیں۔

۲۔ نقل کیے گئے متون میں جو ادبی ماخذات ہیں ان میں کچھ ناول بھی ہے جیسے کہ جارج چسنی (G. Chesney) کا ناول The Dilemma اور سر جان کائی ((Sir John Kaye) کا ناول ParegrimePultuney۔

۳۔ لفظ کے استعمال کے ذیل میں دیے گئے اقتباسات میں سرکاری اور دفتری دستاویزات اور ریکارڈ وغیرہ بھی شامل ہے جیسے Notes & Extracts from the Government Records in fort St. George سے بھی فرہنگ کے بنیادی متن میں حوالے دیے گئے ہیں۔ دتورا(۳۴) (DATURA) ، فیکٹری(۳۵)(FACTORY) ، پالنکین (۳۶)(PALANKEEN) ، چھاپ (۳۷)(CHOP) ، سرکار (۳۸)(CIRCARS) اور کوول(۳۹) (COVIL) سمیت دیگر کئی مندرجاتِ فرہنگ کے ذیل میں اس دستاویز سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

۴۔ بائیو گرافی سے بھی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں مثلاً ابن خلدون کی لکھی گئی بائیو گرافی جس کا عربی زبان سے انگریزی میں ترجمہ برون مگکن (Baron Mcguckin) نے *Biographical Dictionary* کے عنوان سے کیا۔ فرہنگ میں اسی ترجمے کو بہت سے مقامات پر نقل کیا گیا ہے۔ فرہنگ میں مندرجہ لفظ پنکھا (PUNKAH) جس کے دو عام اطلاق درج کیے گئے ہیں۔ لفظ کا پہلا بتایا گیا استعمال پام کے درخت کے پتوں سے تیار کیے گئے پنکھے کے لیے ہے۔ دوسرا یہ لفظ چھت پر کپڑا باندھ کر ہوا لینے کے لیے تیار کیے گئے پنکھے کے لیے ہوتا تھا۔ یہی دوسرا استعمال اینگلو انڈین زبان میں عام رائج تھا۔ لفظ کے پہلے استعمال کے تحت چھ اقتباسات جب کہ دوسرے استعمال کے تحت بارہ اقتباسات نقل کیے گئے ہیں جن میں دوسرے نمبر پر سنہ ۱۱۶۶ء کے تحت نقل کیا گیا اقتباس ابنِ خلدون کے کیے گئے ترجمے سے نقل کیا گیا ہے۔ اس اقتباس میں بھی اس پنکھے کی ہیئت اور طریقہ استعمال کی وضاحت کی گئی ہے۔ (۴۰) اس کے علاوہ بادشاہوں اور اہم شخصیات کی آپ بیتیوں اور روزنامچوں سے بھی اقتباسات نقل کیے گئے نیز فرہنگ کے بنیادی متن میں بھی بارہا ان کا تذکرہ کیا گیا ہے جیسے کہ تزک بابری اور تزک جہانگیری وغیرہ۔

۵۔ ہر لغت یا فرہنگ نویس مندرجات کی وضاحت، لفظ کے درست تلفظ، املا اور معانی کی تلاش کے لیے دیگر فرہنگوں اور لغات سے استفادہ کرتا ہے۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن کا متن بھی اسی نوعیت کی تحقیق و تفتیش کے بعد وجود میں آیا ہے۔ فرہنگ میں یول کے لکھے گئے بنیادی متن نیز مندرجہ لفظ کے ذیل میں مختلف متون سے دیے گئے اقتباسات میں لغات اور فرہنگوں سے استفادہ ظاہر ہوتا ہے۔ یول نے فرہنگ کے مقدمے میں چوبیس لغات و فرہنگوں کی تفصیلی فہرست دی ہے جو اس فرہنگ کی تیاری میں ان کی معاونت کرتی رہی جن میں پلیٹس، سی۔ پی۔ براؤن، جارج کلفورڈ وائٹ ورتھ وغیرہ کی لغات شامل ہیں۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں لغات اور فرہنگوں کے ساتھ ذخیرہ الفاظ پر شائع ہونے والی عمومی و خصوصی کتب بھی شامل ہیں جیسے کہ *Ceylonese Vocabulary*۔ یہ دفتری مراسلت میں استعمال ہونے والے مقامی الفاظ کی فہرست ہے جو کولمبو حکومت کے حکم پر شائع کی گئی۔ (۴۱)

۶۔ فرہنگ کے مندرجات کا ایک بڑا حصہ ہندوستان کی سیاسی اور تجارتی تاریخ پر بحث کرتا ہے۔ ان مندرجات پر بحث تاریخی کتب کے حوالوں سے کی گئی ہے۔

- لیفٹیننٹ کرنل بیٹس (Beatson) کی کتاب *View of the Origin and Conduct of the war with tippoo sultan.* اپنے مضمون کے حوالے سے ایک خاص کتاب ہے۔ مندرجاتِ فرہنگ میں شامل لفظ شیمپو (SHAMPOO) کے ذیل میں اس کتاب سے لیے گئے ایک اقتباس میں ٹیپو سلطان کا روزمرہ کا معمول بتایا گیا ہے۔ (۴۲)
- سر جارج برڈوڈ (Sir George Birdwood) کی ہندوستان کی تاریخ کے حوالے سے لکھی گئی کتب *The Industrial Art of India, Reports on the old Records of the India office with Supplementary Notes and Appendices, The first letter Book of the East India Company.* فرہنگ میں بار بار نقل کی جانے والی کتب میں سرِ فہرست ہے۔ اس کتاب سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں اور یول نے بنیادی متن میں بھی بارہا نقل کیا ہے۔ آدم ایپل (۴۳) (ADAM'APPLE)، اگم (۴۴) (AGAM) ، اپولو بندر (۴۵) (APOLLO BUNDER) ، بافتہ (۴۶)

(BAFTA)، بھنگ (۴۷) (BHANG) ، بنین فائٹ (۴۸) (BANYAN FIGHT) ، بربری (۴۹) (BERIBERI)، بدری (۵۰)(BIDREE) ، چمنی گلاس(۵۱)(CHIMNEY GLASS) ، کسٹرڈ ایپل (۵۲) (CUSTARD'APPLE)، ایلفنٹا (۵۳)(ELEPHANTA) ، گواپاوڈر(۵۴)(GOA POWDER) ، گواسٹون (۵۵) (GOASTONE) ، جان کمپنی (۵۶)(JOHN COMPANY) ، منکی برڈ ٹری(۵۷) (MONKEY BREAD TREE)، پائس گڈز(۵۸)(PIECE GOODS) ، پنٹادو(۵۹)(PINTADO) ، رام رام(۶۰)(RAMRAM) ، تعریف(۶۱)(TARIFE) ، ٹی(۶۲) (TEA) سمیت فرہنگِ ہوبسن جوبسن کے دیگر کئی مندرجات میں برڈوڈ کی اس کتاب کا حوالہ ملتا ہے۔

- فارسی زبان کی لکھی گئی مشہور تاریخ کی کتاب قاسم فرشتہ کا جان برگز (John Briggs) کا Brigg's Frishta کے عنوان سے کیا گیا ترجمہ بھی فرہنگ میں نقل کیے گئے متون میں سے ہے۔ بابا گوری(۶۳)(BABAGOOREE)، بیدی ہارس (۶۴)(BEDE HORSE) ، نویت(۶۵) (NAVAIT) ، پرداو(۶۶)(PARDAO) سمیت دیگر کئی مندرجات کے تحت اشتقاقی نتائج مرتب کرنے اور لفظ کے معنی واضح کرنے کے لیے اس تاریخی کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ارتھر بروم (Arthur Broome) کی کتاب *History of the Rise and Progress of the Bengal Army* بھی تاریخ کے حوالے سے اہم کتاب ہے۔ فرہنگ میں اس سے بھی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں جیسے کہ مندرجاتِ فرہنگ میں شامل لفظ بگزری (BUXERRY) کے تحت اس کا اقتباس نقل کیا گیا ہے۔ بگزری فوج کے ایک عہدے کا نام ہے۔ یہ اقتباس سنہ ۱۸۵۰ء کے تحت نقل کیا گیا ہے۔ اس میں وائسرے کلائیو کی فوج کی تنظیم سازی اور بگزریوں کی حیثیت سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس طرح ہندوستان کے مختلف علاقوں، حکمران خاندانوں کی تاریخ پر لکھی جانے والی بہت سی خصوصی کتب کے متون فرہنگ میں شامل ہیں۔(۶۷)

۷۔ کسی لغت یا فرہنگ کے مندرجات کو شعبہ جاتی سطح پر محدود کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس لیے ہمیں مذکورہ فرہنگ میں نباتات، حیاتیات وغیرہ سے متعلقہ مندرجات مل جاتے ہیں۔ مصنف نے ان مندرجات کے متعلق تحریر کرتے ہوئے خود کو ہندوستان کی سیاسی و سماجی حوالوں پر لکھی گئی کتابوں کے مطالعے تک محدود نہیں کیا بلکہ موضوع سے متعلقہ خصوصی کتب تک اپنی تحقیق کو پھیلایا ہے۔ نباتات و حیاتیات سے متعلقہ معلومات اور متون کے حصول کے لیے گارسیادی اورتا (GarsiaDOrata)، اکوسٹا (Acosta)، رہڑی ون (Rhede van) اور رمفیس (Rumphious)، بچانن(F. Buchanan)، ولیم راکسبرگ(Roxburg) اور بلنفورڈ (Blanford) سے استفادہ کیا گیا ہے۔ راکسبرگ کا تعلق شعبہ نباتات سے ہے۔ فرہنگ میں جہاں نباتات کا تذکرہ ہے وہاں عموماً ان کے حوالے ملتے ہیں مثلاً ڈوب(۶۸)(DOOB) ، جنجر (۶۹)(GINGER) ، دیودار (۷۰) (DEODAR) ، چریتا(۷۱)(CHIRETTA)، پرکلی پیر(۷۲)(PERICKLY PEAR) ، رائس (۷۳)(RICE) ، تُسیر (۷۴) (TUSEER) سمیت کئی مندرجاتِ فرہنگ میں ملتے ہیں۔ اسی طرح شعبہ حیاتیات کے ماہر بلنفورڈ (Blanfurd) کے حوالے فلائنگ فاکس (۷۵)(FLYING FOX) ، گورل (۷۶)(GOORUL) ، گور (۷۷)(GOOR) ، گوئنہ ڈیئر (۷۸) (GUINEA DEER) وغیرہ کے ذیل میں نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بیماریوں یا شعبہ طب سے متعلقہ اندراجات کے لیے دیگر متون کے ساتھ ساتھ طب سے متعلقہ کتب کو بھی زیرِ غور لایا گیا ہے مثلاً بہت سے حوالے *A Manual of*

MedicalJurisprudence of India سے دیے گئے ہیں۔ فرہنگ کے مندرجات میں موجود مخصوص اشیا کے حوالے سے ان متعلقہ کتب کو دیکھا گیا ہے مثلاً ہندوستان سے یورپ درآمد کی جانے والی مصنوعات میں سے کپڑے سے متعلقہ مصنوعات کے ذیل میں ایلن (Allen) کی کتاب *Munograph on the Silk Cloth of Assam* کے حوالے ملتے ہیں۔ اسی طرح اوزان اور مختلف باٹوں سے متعلقہ مندرجات کے حوالے سے بھی خصوصی کتب نظر آتی ہے مثلاً ٹی بروک (T. Brooks) کی کتاب *Weight, Measures and Exchange*۔ اسی طرح معیشت، مذہب، تہذیب، تجارت، اشیا خوردونوش، سیاست وغیرہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں۔ فرہنگ میں لفظ کے استعمال کی مثالیں، درست مفہوم اور شے کی اصلیت کی وضاحت کے لیے مندرجہ لفظ کے متعلقہ شعبہ کے حوالے سے لکھی گئی خصوصی کتب پر توجہ دی گئی ہے۔

۸۔ فرہنگ میں صرف کتابوں سے اقتباسات نقل نہیں کیے گئے بلکہ اس ضمن میں اخبارات، رسائل، معاہدوں وغیرہ کے متون بھی استعمال کیے گئے ہیں مثلاً ہندوستان اور ہمسایہ ممالک کے مابین کیے گئے معاہدوں کے حوالے سے ایٹچیسن (Aitchsion) کے مرتبہ مجموعے سے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

۹۔ ہر زبان میں دوسری زبانوں سے اخذ و استفادے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ہر زبان کی زندگی دوسری زبانوں سے مستعار الفاظ من و عن لینے یا تبدیل شدہ صورت میں لینے پر منتج ہوتی ہے۔ یوں ہر زبان میں کسی نہ کسی حد تک دوسری زبانوں کا ذخیرہ الفاظ موجود ہوتا ہے۔ خصوصاً اردو یا اینگلو انڈین زبان کی تشکیل ہی دیگر زبانوں کے ہندوستان میں ملنے سے ہوئی۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ نے ان زبانوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ یوں اینگلو انڈین میں پرتگالی، سنسکرت، مراٹھی، ملیالم، عربی، فارسی، ترکی، فرانسیسی، ڈچ وغیرہ کے الفاظ باکثرت پائے جاتے ہیں۔

فرہنگ میں نقل کیے گئے زیادہ تر اقتباسات انگریزی زبان کے ہیں مگر جہاں مصنف کو ناگزیر یا اہم محسوس ہوا وہاں وہ فرانسیسی، سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتب سے اقتباس نقل کرنے میں احتراز نہیں کرتے۔ مگر یہاں قاری کو ایک کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ یول نے اقتباسات تو درج کیے مگر ان کا ترجمہ تحریر نہیں کیا جس کے باعث محدود زبانوں کا علم رکھنے والا ان کے معانی جاننے سے قاصر رہتا ہے لیکن انگریزی اقتباسات کے مقابلے میں دیگر زبانوں میں نقل کیے جانے والے اقتباسات کی تعداد بہت کم ہے۔ اول تو بیشتر مندرجہ الفاظ کے ذیل میں صرف انگریزی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں اور جہاں کسی مندرجہ لفظ کے ذیل میں دیگر زبانوں کے اقتباس ہیں وہاں بھی ان کی تعداد کم ہے مثلاً ایک مندرجہ لفظ PARAO, PROW کے ذیل میں ۱۶ اقتباسات نقل کیے گئے ہیں جن میں سب سے پہلے اقتباس کے ساتھ ۱۴۹۹ء اور آخری اقتباس کے ۱۸۶۸ء کا سنہ درج ہے۔ ان ۱۶ اقتباسات میں سے صرف سنہ ۱۶۶۶ء کے تحت درج کیا گیا ایک اقتباس پرتگالی زبان سے ہے۔ (۷۹) فرہنگ میں مندرجہ لفظ کلوریا (CHOLERIA) کے ذیل میں ۶ اقتباسات نقل کیے گئے ہیں جن میں فقط ترتیب میں دوسرے نمبر پر سنہ ۱۰۰ء کے تحت ایک اقتباس لاطینی زبان میں نقل کیا گیا ہے۔ (۸۰) ایک اور مثال مندرجہ لفظ رائس (RICE) کی ہے جس کے تحت نقل کیے گئے ۶ اقتباسات میں سے ۳۲۰ قبل مسیح کے تحت درج کیا گیا اقتباس لاطینی زبان میں ہے۔ (۸۱) یہی صورت حال پوری فرہنگ میں نظر آتی ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ دیگر زبانوں کے اقتباسات نقل کرنے کی وجہ انگریزی اقتباسات کی عدم دستیابی نہیں ہے۔

نقل کیے گئے اقتباسات عموماً پانچ سے پندرہ سطور پر مشتمل ہوتے ہیں مگر فرہنگ میں کوئی حتمی حد بندی اختیار نہیں کی گئی۔ بعض جگہ صرف دو یا تین سطور پر مشتمل اقتباس نظر آتے ہیں اور کچھ مقامات پر یہ اقتباسات صفحات پر مشتمل بھی نظر آتے ہیں جیسے

کہ پائس گڈز (Piece Goods) کے ذیل میں دیا گیا ایک اقتباس تین صفحات پر مشتمل ہے (۸۲) مگر ایسے اقتباسات کی تعداد بہت کم ہے۔

۳۔۱۔ مفصل فہرست کتب:

فرہنگِ ہوبسن جوبسن کو اقتباسات نقل کرنے کے ساتھ اس ضمن میں ایک امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ مصنف ہنری یول نے جن کتب سے براہِ راست استفادہ کر کے ان کے اقتباسات نقل کیے ہیں ان کی تفصیلی فہرست بھی فرہنگ میں درج کی ہے۔ نقل کیے گئے اقتباسات کے ساتھ یول نے اقتباس کا مختصر حوالہ درج کیا ہے مگر مکمل حوالہ نیز کتاب کے متعلق ضروری معلومات کے حصول کے لیے یہ فہرست معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس فہرست سے مندرجہ ذیل معلومات مل جاتی ہیں۔

۱۔ اس فہرست کے مطابق تقریباً ۸۵۰ متون سے اقتباسات فرہنگ میں نقل کیے گئے ہیں۔

۲۔ یول نے حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست مرتب کی ہے جس کی وجہ سے کسی بھی کتاب کا حوالہ تلاش کرنا قدرے آسان ہو جاتا ہے۔

۳۔ فہرست سے متعلقہ کتاب کے ایڈیشن کے متعلق تفصیلی معلومات مل جاتی ہے جیسے کہ Diogo de Conto کی کتاب کے متعلق واضح کیا ہے۔ فرہنگ کی تیاری میں اس کتاب کا ۱۷۷۸ء میں شائع ہونے والا ایڈیشن استعمال کیا گیا ہے جب کہ چوتھا ایڈیشن سنہ ۱۶۰۲ء میں، پانچواں ایڈیشن سنہ ۱۶۱۲ء میں، چھٹا سنہ ۱۶۱۴ء میں، ساتواں سنہ ۱۶۱۶ء میں اور آٹھواں سنہ ۱۶۷۳ء میں شائع ہوا۔ مصنف نے گم شدہ ایڈیشنوں کا بھی مختصراً ذکر کیا ہے نیز کتاب کے مصنف کا سنہ وفات ۱۶۱۶ء بھی بتایا گیا ہے۔ (۸۳) ایسی تفصیلی معلومات ایک کتاب کی مکمل تاریخ کو قارئین پر کھول دیتی ہے۔

۴۔ فرہنگ کے لیے مختلف زبانوں کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے لیے مصنف کو بہت سے تراجم کو بھی دیکھنا پڑا۔ چوں کہ یول انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی مہارت رکھتے تھے اس لیے انھوں نے تراجم کے ساتھ اصل متن کے مطالعے کو بھی یقینی بنایا۔ جہاں جہاں انھیں اصل اور ترجمہ دونوں میسر آئے وہاں یول ان دونوں کا تجزیہ کر کے اپنی رائے بھی پیش کرتے ہیں۔ جیسے کہ Castaneda کی پرتگالی زبان میں لکھی گئی کتاب کے ترجمے اور اصل متن کا موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مترجم نے اکثر مقامات پر ہندوستانی الفاظ کی املا میں ردوبدل کر دیا ہے۔ اس لیے یہ اصل کے مقابلے میں قدرے ناقص ہے۔ (۸۴) ایسی رائے قارئین کی اصل کتاب اور ترجمے کے متعلق رہنمائی بھی کرتی ہے نیز یول کے عمیق مطالعے کا پتہ بھی دیتی ہے۔

۵۔ فہرست میں مصنف کی کسی کتاب کے متعلق اگر صرف قیاسی معلومات دستیاب ہے تو ان کا تذکرہ بھی کیا ہے مگر اس کے قیاسی ہونے کا اظہار بھی ساتھ کیا ہے جیسے کہ Peregrine Pultuney ایک انگریزی ناول ہے جس کے مصنف کے متعلق لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ سر جان کائی (Sir John Kaye) کا تحریر کردہ ہے۔ (۸۵) ایک اور جگہ لکھا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں ایڈیشن ایک ہی سال آئے یوں جہاں ضروری محسوس کیا عمومی رائے نقل کر دی مگر ان عمومی اور قیاسی رائے کو حتمی انداز میں تحریر نہیں کیا۔

۶۔ بعض اہم نسخوں کے متعلق تفصیلی معلومات کا التزام کیا گیا ہے جس میں مصنف، مترجم اور نسخے کی حالت وغیرہ شامل ہے۔ لنڈس گیسپر کوریا (Lendas Gaspar Correa) کی تصنیف کو پرتگالی عہد کے ہندوستان کی اہم ترین تصانیف شمار کرتے ہوئے یول نے اس کے اب تک باضابطہ طور پر شائع نہ ہونے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ مصنف کے متعلق ضروری معلومات درج کی ہے

کہ وہ ۱۵۱۲ء میں ہندوستان گیا جہاں اس نے کتاب کے لیے مواد جمع کیا جسے بعد میں ۱۵۶۱ء میں شائع کیا(۸۶) وغیرہ وغیرہ۔ اسی نوعیت کی تفصیلی معلومات ابرہیم روگر (Abraham Roger) کے متعلق درج کی ہے کہ کب ہندوستان آیا، کب لوٹا یہاں تک کہ اس کے سنہ وفات کی معلومات کے بعد بتایا ہے کہ اس کی بیوہ نے کتاب کو اشاعت تک پہنچایا۔ مزید یہ کہ کتاب کے ترجمے اور اس کے مسائل پر بھی لکھا ہے۔(۸۷)

۷۔　فہرست میں درج کی گئی معلومات میں مصنفین، مترجمین کے ساتھ ساتھ مدونین کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ان کے متعلق بھی اہم معلومات درج کی گئی ہے۔ گلبرٹ ایلیٹ (Gilbert Elliot) کی زندگی اور اس کے خطوط کے ضمن میں لکھا ہے کہ اس کی تدوین ان کی ہونہار بھانجی نے کی اور آٹھ جلدوں میں شائع کیا۔(۸۸)

۴۔۱۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن اور اقتباسات نقل کرنے کا طریقہ کار:

علم اللسان میں زبان کی تاریخ پر بحث اور اصل صورت کی دریافت کے لیے ماضی کے متون سے سہارا لیا جاتا ہے۔ مذکورہ فرہنگ میں بھی مصنف نے اپنی تحقیق کی بنیاد اسی طریقے پر کھڑی کی ہے۔ انھوں نے تاریخ، جغرافیہ، تہذیب، ادبی کتب اور سرکاری دستاویزات وغیرہ میں الفاظ کے استعمال کو تلاش کیا اور اس کی مختلف ادوار میں رائج املا کا جائزہ لیتے ہوئے عہد وار آنے والی معنیاتی تبدیلیوں کا تجزیہ کرتے ہیں نیز ان کی وجوہات کو بعض اوقات زیرِ غور لاتے ہیں۔ یول کے تحریر کردہ بنیادی متن میں کی جانے والی بحث بھی متون کی مدد سے کی گئی ہے۔ مقامات پر بالواسطہ متون کے حوالے ملتے ہیں۔ بنیادی متن کے بعد یول نے مختلف متون سے بطور مثال اقتباسات بمعہ مختصر حوالہ نقل کیے ہیں۔

۵۔۱۔ ترتیب وار تاریخی ثبوت:

فرہنگ میں بطور مثال نقل کیے جانے والے اقتباسات کو قدامت کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔ ہر اقتباس سے پہلے سنہ درج کیا ہے۔ قدیم ترین کو اولیت دی ہے اور پھر سنہ وار ترتیب سے تمام اقتباسات نقل کیے ہیں۔ عام قاری یہ گمان کرتا ہے کہ یہ سنہ کتاب کی اشاعت کا ہو گا مگر مقدمے میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ کتابوں کا سنہ اشاعت نہیں ہے جس کی وجہ ہنری یول نے یہ بیان کی ہے کہ بعض دفعہ کتاب لکھی پہلے جاتی ہے اور شائع بہت بعد میں ہوتی ہے اور اگر کتاب مکمل ہونے کے فوراً بعد اشاعت پذیر ہو بھی جائے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ اسی عہد کی کہانی سنا رہی ہو۔ چنانچہ لغت میں مقصد الفاظ کی تاریخ کا احاطہ کرنا تھا اس لیے یہ کوشش کی گئی کہ اقتباس تو کتاب سے دیا جائے مگر سنہ لفظ کے استعمال کا درج کیا جائے۔ یوں فرہنگ میں بعض جگہ قبل مسیح کی تاریخیں بھی نظر آتی ہے جن کو ترتیب کے اعتبار سے عیسوی سالوں سے پہلے لکھا گیا ہے مثلاً مانڈ (MAUND) اینگلو انڈین میں وزن کے ایک پیمانے کا نام ہے۔ ہندی اور مراٹھی زبان میں اس کے لیے مَن کا لفظ ہے۔

یہ ازمنہ قدیم سے مغربی ایشیاء میں مستعمل ہے۔ یول نے نویں صدی عیسوی میں عربوں کی ہندوستان تجارت کے زمانے میں اس لفظ کا کھوج لگانے کی سعی کی ہے۔ ہندوستان کے علاوہ مصر سمیت دیگر قدیم تہذیبوں میں قبل مسیح کے زمانے میں بھی رائج اوزان کے تقابل کی پیش کش کی ہے مگر ہندوستان میں اس لفظ کی صورت میں آنے والی تبدیلیوں کا باخوبی جائزہ لیا ہے جس میں یورپی اقوام کے زیرِ اثر آنے والی تبدیلیوں کا تذکرہ بھی شامل ہے۔ موجودہ عہد میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اس پیمانے کے استعمال کے حوالے سے واضح کیا ہے ہر جگہ اس کی قدر مختلف ہے۔ برطانوی ہند میں وزن کا معیار ہندی مانڈ ۴۰ سیر کے برابر ہے۔ ہر سیر سولہ چھٹانک کے برابر ہوتا ہے۔ مرکزی یا بالائی وسطی ہند اور بنگال میں اسی وزن کے ساتھ رائج رہا البتہ سیر کے وزن میں تبدیلی واقع ہوتی رہی۔ بمبئی کا

مانڈاڑ تالیس سیر کا ہوتا ہے۔ مدراس کا مانڈ چالیس سیر کا، احمد نگر چونسٹھ سیر کا ہوتا ہے۔ احمد نگر کا سب سے بڑا مانڈ ہے۔ یول نے سیر کے برابر پونڈ وغیرہ کی وضاحت بھی کی ہے۔(۸۹) اس وزن کے پیمانے کی قدر میں فرق کی تفصیل بیان کرنے کے بعد مختلف ادوار میں اس کے استعمال کے ثبوت کے طور پر جو تاریخ وار اقتباسات نقل کیے ہیں ان کی ترتیب کچھ یوں ہے۔

B.C.692	Manch
C.B.C.667	Manchs
B.C.524	Minac
C.A.D.70	Mna, Minam
1020	Mans
1040	Man
1343	Mena
1563	Maos
1598	Mao
1610	Maunes, Maune
1611	Maund
1645	Mand
C.1665	Man
1673	Maund
1683	Maunds
1711	Maund
C. 1760	Maund
1854	Maund(۹۰)

یہاں نقل کی گئی مثال میں طوالت کے خطرے کے پیش نظر ۱۸ مسلسل اقتباسات نقل نہیں کیے صرف فرہنگ میں دی گئی سنہ وار ترتیب کو نقل کر کے ان میں موجود مندرجہ لفظ کی صورت لکھ دی ہے جس سے مؤلف فرہنگ کا مدعا اور طریق کار واضح ہو جاتا ہے۔ فرہنگ میں مندرجہ لفظ کو واضح کرنے کے لیے اقتباس میں بین السطور اسے جلی حروف میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہر اقتباس کے ساتھ سنہ لکھتے وقت .B.C یعنی قبل مسیح یا A.D. یعنی سنہ عیسوی لکھنے کا اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ بعض مندرجات کے ذیل میں جہاں صرف عیسوی سنہ تحریر کیے گئے ہیں۔ ایک بھی سنہ کے ساتھ ایسی کسی وضاحت کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ البتہ پوری فرہنگ میں اقتباس نقل کرنے میں سنہ وار ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جیسے کہ مندرجہ لفظ پٹیل (PATEL) جس کے معنی گاؤں کے سردار کے ہیں جو مجموعی طور پر گاؤں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ یول نے اس عہد کی وضاحت کے بعد اس کے ذیل میں گیارہ اقتباسات نقل کیے گئے ہیں جن کے سنین کی ترتیب کچھ یوں ہے۔ ۱۵۳۵ء، ۱۶۱۴ء، ۱۸۰۴ء، ۱۸۰۹ء، ۱۸۱۴ء، ۱۸۱۵ء، ۱۸۱۹ء، ۱۸۲۰ء، ۱۸۲۳ء،

۱۸۲۶ء، ۱۸۷۰ء۔(۹۱) یہاں کسی بھی سنہ کے ساتھ سنہ کی وضاحت کے لیے عیسوی یا قبل مسیح وغیرہ کا کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ فرہنگ میں علم اللسان کے ایک اور طریقہ سے بھی تحقیق و تفتیش الفاظ کی گئی ہے۔

علم اللسان میں متون میں الفاظ کے استعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی اصلیت کے متعلق رائے دی جاتی ہے یا اس کی تاریخ اور قدامت کے متعلق فیصلہ جاری کیا جاتا ہے۔ مذکورہ فرہنگ میں اقتباس نقل کر کے قاری کو ان سے براہِ راست استفادے کا موقع دیا گیا اور اس کے املا اور معانی میں آنے والی تبدیلیوں کے سفر کو بھی تحریر کیا گیا ہے۔ کسی لفظ کے کسی معاشرے میں مستعمل ہونے کو بھی پیش کیا گیا ہے جیسے کہ ایک لفظ پھلکاری (PHOOLAKAREE) کے متعلق لکھا ہے جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

> ہندی لفظ "پھل کاری" کے معنی "گل نما کڑھائی" کے ہیں۔ اس اصطلاح کا اطلاق ان کاٹن کی چادروں پر ہوتا ہے جن پر گاؤں کی خواتین خصوصاً جاٹ (خواتین) ریشمی دھاگوں سے کڑھائی کرتی ہیں۔ تقریباً ہر لڑکی اپنی شادی (جہیز) کے لیے کسی نہ کسی ایسی چادر پر کڑھائی کرتی ہے۔ حالیہ سالوں میں انگریزی خواتین کے درمیان اس قسم (کی کڑھائی) کے نمونوں کی طلب میں معقول اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جو انھیں پردوں یا دوسری جگہوں پر سجاوٹ کے مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہیں پس یہ ایک قابل توجہ صنعت کے طور پر سامنے آگئی ہے جس کا ذکر ایف۔ اے سٹیل (F.A.Steel) کی تحریر میں بھی ملے گا جو کہ سر ایچ سی۔ کوکسن (H.C.Cookson) کی تحریر "Monograph in the silk Industry of Punjab" کے ساتھ منسلک ہے۔ نیز اس کا ذکر "*Journal of Indian Art*" میں بھی موجود ہے۔(۹۲)

اسی طرح ایک اور لفظ پٹی مار (PATIMAR) جو دو معانی میں مستعمل ہے اس کے ایک معنی کے متعلق لکھتے ہیں کہ پیغام رساں کے معنی میں اس لفظ کا اطلاق صرف قدیم مصنفین خصوصاً پرتگالیوں کے ہاں نظر آتا ہے۔ (۹۳) اسی طرح فرہنگ کا ایک مندرجہ لفظ پالنکین (PALANQUIN, PALANKEEN) ہے جس میں لفظ کی صورت اور معانی پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے یول نے کرافرڈ (Crawford)، ابن بطوطہ، آئین اکبری، رامائن اور لسچوٹن (Lischoten)، ولیمسن (Williamson) کے ہاں اس کے استعمال اور اس پر کی گئی بحث کو زیرِ غور لاتے ہوئے اپنی رائے قائم کی ہے۔(۹۴) بنیادی متون میں دیگر متون کو زیرِ بحث لاتے ہوئے تاریخی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اس میں ایسے متون بھی ہیں جہاں اس لفظ کے مادے پر بحث ہوئی ہے اور بعض میں بالواسطہ طور پر صرف اس کا استعمال ہوا ہے۔ مذکورہ فرہنگ میں مصنف نے دستیاب تمام متون میں لفظ کے استعمال کو تلاش کر کے تفتیش و تحقیق سے گزار کر نتائج بر آمد کیے ہیں۔ اس ضمن میں انھوں نے اختلافی رائے نقل کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔

۶۔۱۔ کثیر المعانی یا مختلف المعانی الفاظ کے لیے طریقہ کار:

اگر کوئی لفظ دو یا اس سے زائد معانی میں مستعمل ہو تو فرہنگ میں اس بات کا التزام بھی کیا ہے۔ تمام مستعمل معنوں کے ثبوت کے لیے متون سے مثالیں پیش کی جائے۔ مستعمل لفظ کے معانی میں فرق کی وضاحت کا اہتمام فرہنگ میں اندراج کرتے ہوئے اے (a) اور بی (b) کے تحت کر دیا گیا ہے۔ اسی ترتیب کو اقتباسات نقل کرتے ہوئے بھی برقرار رکھا گیا ہے جیسے کہ لفظ نبوب (NABOB) کا اندراج کیا گیا ہے۔(۹۵) اسی طرح پٹی مار (PATTAMAR, PATIMAR) لفظ کے دو معانی ہیں۔ (اے) پیغام رساں (بی) ایک طرح کی کشتی۔ ان دونوں معانی کی وضاحت اور تاریخ کو بیان کرنے کے بعد فرہنگ میں پٹی مار کے ذیل میں دیے

گئے اقتباسات کو دو گروہ میں تقسیم کر کے نقل کیا ہے۔ گیارہ اقتباسات اے (a) کے تحت درج کیے گئے جن میں مندرجہ لفظ پیغام رساں کے معانی میں استعمال ہوا ہے جب کہ چار اقتباسات بی (b) کے ذیل میں درج کیے جہاں پٹی مارکشتی کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔(۹۶)

یول ایک ماہر لسانیات کی طرح اس بات سے بہ خوبی واقف ہے کہ بہت سے الفاظ یکساں املا اور تلفظ کے حامل ہونے کے باوجود مختلف معنوں میں استعمال ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایسے میں کسی بھی ایک معنی کو غلط تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے فرہنگ میں ان تمام معانی کا اندراج کیا گیا ہے نیز دونوں کے استعمال کو درست ثابت کرنے کے لیے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔ فرہنگ کے مندرجات میں سے اس کی ایک مثال لفظ پٹی (PUTEE, PUTTY) کی ہے جس کے تین معانی درج ہیں۔ اے (a) کپڑے کا ٹکڑا جو باندھنے کے کام آئے۔ بی (b) باہم متصل دیہات، سی (c) جنوبی ہندوستان میں سپاہیوں کی تنخواہ کے لیے مستعمل ہے۔ یول نے لفظ پٹی کے تینوں معانی میں استعمال کے ثبوت پیش کرنے کے لیے جو اقتباسات نقل کیے ہیں۔

انھی نقل کرنے کی ترتیب سطور بالا میں بیان کی گئی ترتیب سے مختلف ہے۔ یہاں ہر مستعمل معنی کو بیان کرنے کے ساتھ اس کے ذیل میں متعلقہ اقتباسات نقل کر دیے گئے ہیں یعنی اے کے تحت پہلے معنی بیان کیے گئے اور اقتباسات بھی وہی درج کر دیے گئے جب کہ بی کے بعد اس سے متعلقہ اور سی کے تحت تیسرے معنی بیان کرنے کے بعد اس سے متعلقہ اقتباس کا اندراج کر دیا گیا ہے۔(۹۷) یوں مذکورہ لفظ کے پہلے معنی کے ذیل میں سنہ ۱۸۷۵ء اور سنہ ۱۹۰۰ء کے تحت دو اقتباسات درج کیے گئے ہیں۔ موخر الذکر اقتباس ٹائمز اخبار سے ہے۔ لفظ کے دوسرے معنی کے ذیل میں سنہ ۱۸۵۲ء کے تحت رائکس (Raike) کی کتاب سے فقط ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے اسی طرح تیسرے معنی کے ذیل میں سنہ ۱۸۷۸ء کے تحت ولیم مونیئر (William Monier) کی کتاب کا اقتباس درج کیا گیا ہے۔(۹۸)

پیش کش کا یہی طریقہ کار لفظ چک (CHICK) کے ساتھ برتا گیا ہے۔ لفظ چک کے دو معانی بیان کیے گئے ہیں۔ پہلا معنی مخصوص پردے کی قسم جو بانس کی ڈنڈیوں کو نفاست سے باہم جوڑ کر تیار کیا جاتا ہے اور اسے کھڑکیوں، گھروں کے دروازوں وغیرہ پر لٹکایا جاتا ہے۔ اس استعمال کے ذیل میں پانچ اقتباسات نقل کیے گئے ہیں جو کہ سنہ ۱۴۰۴ء، سنہ ۱۶۱۶ء، سنہ ۱۶۷۳ء، سنہ ۱۸۱۰ء، سنہ ۱۸۲۵ء کے متون سے لیے گئے ہیں۔ لفظ کا دوسرا استعمال چکین کے مختصر نام کے طور پر کیا جاتا ہے۔ چکین چار روپیوں کی مالیت کے برابر ایک سکہ ہے۔ مختلف علاقوں اور تہذیبوں میں تاریخ کے مختلف ادوار میں اس کی مالیت اور صورت میں تبدیلی آتی رہی۔ ہندوستان کے ساحلوں پر بھی یہ سونے کا سکہ استعمال ہوتا رہا ہے۔ اینگلو انڈین میں یہ اصطلاح عام استعمال ہوتی ہے۔ خصوصاً اس کا ذکر یوں سننے کو ملتا ہے کہ میں تم سے "ایک چک کی شرط لگاتا ہوں"۔ مختلف خطوں میں اس کے استعمال کے متعلق تفصیلی وضاحت لکھنے کے بعد بطور ثبوت بارہ اقتباسات نقل کیے گئے ہیں جو سولھویں صدی سے انیسویں صدی تک کے متون سے لیے گئے ہیں جن کی ترتیب ۱۵۸۳ء، ۱۶۰۸ء، ۱۶۰۹ء، ۱۶۱۲ء، ۱۶۱۶ء، ۱۶۲۳ء، ۱۶۸۹ء، ۱۷۱۱ء، ۱۷۲۷ء، ۱۷۶۷ء، ۱۸۶۶ء، ۱۸۷۵ء ہے۔(۹۹)

فرہنگ میں اینگلو انڈین الفاظ کی تاریخ معلوم کرنے کے لیے علم الاشتقاق کے چاروں طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔ مندرجات فرہنگ میں یہ طریقے متوازی طور پر کچھ اس طرح برتے گئے ہیں کہ ہم ان طریقوں کی بنیاد پر مندرجات فرہنگ کو تقسیم نہیں کر سکتے مگر مجموعی طور پر تقریباً تمام مندرجات میں علم اللسان کے طریقہ کار کا استعمال کرتے ہوئے ماضی کے متون میں الفاظ کی مختلف صورتوں کی موجودگی کی نشان دہی کی ہے۔ ان متون کے مستند اور مکمل حوالے بھی درج کیے ہیں۔ فرہنگ میں علم اللسان

سے کام لیتے ہوئے الفاظ کی تاریخ کھوجنے کی اہمیت اس حوالے سے بھی ہے کہ اردو زبان میں نہ تو اس فرہنگ سے پہلے اور نہ اب تک تو کوئی ایسی کتاب یا فرہنگ موجود ہے جس میں اس طریقہ کار کو اس بھرپور انداز میں استعمال کیا گیا ہو۔ مؤلفین فرہنگ نے لفظ کی تاریخ کو کھوجنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور اپنے نتائج کو مستند دلائل کے ساتھ پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ بلاشبہ وہ اس سعی میں کامیاب بھی ہوئے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ہنری یول (Henry Yule)، اے ۔سی۔برنل (A.C.Burnell) (1903)، Hobson Jobson: A Glossary of Colloquial Anglo Indian words and phrases of kindered terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive ولیم کرک (William Crooke)، مرتب، لندن: جان مرے پبلشرز، ص:vii

2. Merriam-webster.com/dictionary/philology

3. https://www.worldhistory.org/Philology

۴۔ لائیل کیمپبل (Lyle Campbell)، Historical Linguistic: An Introduction (1999)، ایم۔ آئی۔ آٹی پریس، امریکہ، ص ۳۲۷

۵۔رؤف پاریکھ، لغوی مباحث (2015) مجلس ترقی ادب، لاہور، ص ۱۹۱

۶۔اردو لغت تاریخی اصول پر میں بھی دیگر متون سے ادبی متون کے علاوہ دیگر متون سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

۷۔لائیل کیمپبل (Lyle Campbell)، Historical Linguistic: An Introduction، ص ۳۲۵

۸۔ہنری یول (Henry Yule)، اے ۔سی۔برنل (A.C.Burnell) (1903)، Hobson Jobson: A Glossary o f Colloquial Anglo Indian words and phrases of kindered terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive ولیم کرک (William Crooke)، مرتب، جان مرے پبلشرز، لندن، ص ۱۸۷

۹۔ ایضاً، ص: ۲۳۶

۱۰۔ ایضاً، ص: ۲۳۷

۱۱۔ ایضاً، ص: ۲۵۳

۱۲۔ ایضاً، ص: ۲۵۸

۱۳۔ ایضاً، ص: ۲۷۰

۱۴۔ ایضاً، ص: ۳۰۲

۱۵۔ ایضاً، ص: ۳۱۳

۱۶۔ ایضاً، ص: ۳۱۸

۱۷۔ ایضاً، ص: ۳۲۱

۱۸۔ ایضاً، ص: ۳۸۳

۱۹۔ ایضاً، ص: ۳۹۲

۲۰۔ ایضاً، ص: ۴۱۶

۲۱۔ ایضاً، ص:۴۴۳

۲۲۔ ایضاً، ص:۴۵۶

۲۳۔ ایضاً، ص:۴۷۲

۲۴۔ ایضاً، ص:۴۷۵

۲۵۔ ایضاً، ص:۵۲۸

۲۶۔ ایضاً، ص:۵۳۰

۲۷۔ ایضاً، ص:۵۴۷

۲۸۔ ایضاً، ص:۵۸۱

۲۹۔ ایضاً، ص:۶۲۳

۳۰۔ ایضاً، ص:۷۵۴

۳۱۔ ایضاً، ص:۷۶۸

۳۲۔ ایضاً، ص:۷۸۸

۳۳۔ ایضاً، ص:۸۳۱

۳۴۔ ایضاً، ص:۲۹۸

۳۵۔ ایضاً، ص:۳۴۶

۳۶۔ ایضاً، ص:۶۶۱

۳۷۔ ایضاً، ص:۲۰۸

۳۸۔ ایضاً، ص:۲۲۲

۳۹۔ ایضاً، ص:۲۶۸

۴۰۔ ایضاً، ص:۷۴۳

۴۱۔ ایضاً، ص:xxvii

۴۲۔ ایضاً، ص:۸۲۱

۴۳۔ ایضاً، ص:۴

۴۴۔ ایضاً، ص:۱۲

۴۵۔ ایضاً، ص:۳۳

۴۶۔ ایضاً، ص:۵۸

۴۷۔ ایضاً، ص:۶۰

۴۸۔ ایضاً، ص:۶۵

۴۹۔ ایضاً، ص:۸۷

۵۰۔ ایضاً، ص:۹

۵۱۔ ایضاً، ص:۱۹۶

۵۲۔ ایضاً، ص:۲۸۴

۵۳۔ ایضاً، ص:۳۴۱

۵۴۔ ایضاً، ص:۳۷۹

۵۵۔ ایضاً، ص:۳۷۹

۵۶۔ ایضاً، ص:۴۶۲

۵۷۔ ایضاً، ص:۵۷۷

۵۸۔ ایضاً، ص:۷۰۸

۵۹۔ ایضاً، ص:۷۱۳

۶۰۔ ایضاً، ص:۷۵۷

۶۱۔ ایضاً، ص:۹۰۵

۶۲۔ ایضاً، ص:۹۰۶

۶۳۔ ایضاً، ص:۴۳

۶۴۔ ایضاً، ص:۱۳۷

۶۵۔ ایضاً، ص:۶

۶۶۔ ایضاً، ص:۶۱۶

۶۷۔ ایضاً، ص:۱۳۶

۶۸۔ ایضاً، ص:۳۲۳

۶۹۔ ایضاً، ص:۳۷۴

۷۰۔ ایضاً، ص:۳۰۶

۷۱۔ ایضاً، ص:۲۰۳

۷۲۔ ایضاً، ص:۷۳۲

۷۳۔ ایضاً، ص:۷۶۴

۷۴۔ ایضاً، ص:۹۴۶

۷۵۔ ایضاً، ص:۳۵۶

۷۶۔ ایضاً، ص:۳۸۷

۷۷۔ ایضاً، ص:۳۵۶

۷۸۔ ایضاً، ص:۳۹۹

۷۹۔ ایضاً، ص:۳۳۷

۸۰۔ ایضاً، ص:۲۰۶

۸۱۔ ایضاً، ص:۷۶۴

۸۲۔ ایضاً، ص:۷۰۶۔۷۰۹

۸۳۔ ایضاً، ص:xxxii

۸۴۔ ایضاً، ص:xxxi

۸۵۔ ایضاً، ص:xli

۸۶۔ ایضاً، ص:xxxi

۸۷۔ ایضاً، ص:xliii

۸۸۔ ایضاً، ص:xxxix

۸۹۔ ایضاً، ص:۵۶۲۔۵۶۴

۹۰۔ ایضاً، ص:۵۶۵،۵۶۴

۹۱۔ ایضاً، ص:۶۸۶

۹۲۔ ایضاً

۹۳۔ ایضاً، ص:۶۸۷

۹۴۔ ایضاً، ص:۶۵۹

۹۵۔ ایضاً، ص:۶۱۱،۶۱۰

۹۶۔ ایضاً، ص:۶۸۷

۹۷۔ ایضاً، ص:۷۴۷

۹۸۔ ایضاً

۹۹۔ ایضاً، ص:۱۹۴،۱۹۳

References in Roman Script:

1.Henry Yule, A.C.Burnel (1903)Hobson Jobson: A Glossary of Colloquial Anglo Indian words and phrases of kindered terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive(William Crooke)editor, London: John murray Publishers, P vii.

2.Merriam-webster.com/dictionary/philology

3.https://www.worldhistory.org/Philology

4.Lyle Campbell (1999) Historical Linguistic: AnIntroduction,America:M.I.T press,p327.

5.Rauf Parekh, lughwimbahis, Lahore:majlistarqie adab,p191

6 Urdu lughttarekhiusool par is also a dictionary which has taken quotations from different books.

7.Lyle Campbell (1999) Historical Linguistic: AnIntroduction,America:M.I.T press,p325

8.Henry Yule, A.C.Burnel (1903)Hobson Jobson: A Glossary of Colloquial Anglo Indian words and phrases of kindered terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive(William Crooke)editor, London: John murray Publishers, P187

9.Ibid,p:236

10.Ibid,p:237

11.Ibid,p:253

12.Ibid,p:258

13.Ibid,p:270

14.Ibid,p:302

15.Ibid,p:313

16.Ibid,p:318.

17.Ibid,p:321

18.Ibid,p:383

19.Ibid,p:392

20.Ibid,p:416

21.Ibid,p:443

22.Ibid,p:456

23.Ibid,p:472

24.Ibid,p:475

25.Ibid,p:528

26.Ibid,p:530

27.Ibid,p:547

28.Ibid,p:581

29.Ibid,p:623

30.Ibid,p:754

31.Ibid,p:768

32.Ibid,p:788

33.Ibid,p:831

34.Ibid,p:298

35.Ibid,p:346
36.Ibid,p:661
37.Ibid,p:208
38.Ibid,p:222
39.Ibid,p:268
40.Ibid,p:743
41.Ibid,p:xxxii
42.Ibid,p:821
43.Ibid,p:4
44.Ibid,p:12
45.Ibid,p:33
46.Ibid,p :58
47.Ibid,p:60
48.Ibid,p:65
49.Ibid,p:87
50.Ibid,p:93
51.Ibid,p:197
52.Ibid,p:284
53.Ibid,p:341
54.Ibid,p:379
55.Ibid,
56.Ibid,p:426
57.Ibid,p:577
58.Ibid,p:708
59.Ibid,p:713
60.Ibid,p:905
61.Ibid,p:906
62.Ibid.
63.Ibid,p:43
64.Ibid,p:137
65.Ibid,p:62
66.Ibid,p:616
67.Ibid,p:136

68.Ibid,p:323
69.Ibid,p:374
70.Ibid,p:306
71.Ibid,p:203
72.Ibid,p:732
73.Ibid,p:764
74.Ibid,p:946
75.Ibid,p:356
76.Ibid,p:387
77.Ibid,p:356
78.Ibid,p:399
79.Ibid,p733
80.Ibid,p:206
81.Ibid,p:764
82.Ibid,p:706-709
83.Ibid,p:xxxii.
84.Ibid,p:xxxi.
85.Ibid,pxli
86.Ibid, p:xxxi
87.Ibid,p:xliii
88.Ibid,p:xxxix
89.Ibid,p:526-562
90.Ibid,p:564-565
91.Ibid,p:686
92.Ibid
93.Ibid,p:687
94.Ibid,p:659
95.Ibid,p:610-611
96.Ibid,p:687
97.Ibid,p:747
98.Ibid.
99.Ibid,p:193-194